جواز

یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ

مُرتّب

فقیر محمد امیر شاہ قادری گیلانی

یکہ توت پشاور

جوازِ

یا شیخ عبد القادر

جیلانی شیئاً للہ

مرتب

(فقیر) محمد امیر شاہ قادری گیلانی یکہ توت پشاور

عرضِ مؤلّف

الحمدللہ رب العٰلمین و العاقبۃ للمتقین و الصلوۃ و السلام علی سید المرسلین لا سیما علی سیدنا غوث الصمدانی، ھیکل یزدانی، شاھباز لا مکانی الشیخ السید عبدالقادر المکین الامین وعلی اٰلہ الطاھرین

امّا بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم — بِسمِ اللہِ الرحمٰنِ الرَّحِیْم ط

اہل علم سے یہ حقیقت مخفی نہیں کہ روس کی سوویت یونین ٹوٹنے سے کمیونزم کا خطرہ ختم ہو گیا ہے اور اب امریکہ و مغربی ممالک کی نگاہیں اسلامی ممالک پر لگی ہوئی ہیں۔ وہ مسلمانوں کو فوجی ودفاعی، اقتصادی ومعاشی اور سیاسی وسماجی ہر لحاظ سے کمزور کرنے کیلئے مختلف سازشیں اور منصوبے بروئے کار لا رہے ہیں تا کہ مسلمان متحد ہو کر کہیں ایسی قوت نہ بن جائیں جس سے یورپ وامریکہ کے ظالمانہ سرمایہ دارانہ نظام کیلئے خطرہ پیدا ہو جائے۔

چنانچہ اسی خوف کے تدارک کیلئے وہ قومی، لسانی اور فرقہ وارانہ مسائل کو ہوا دے کر مسلمانوں کو آپس میں الجھا رہے ہیں تا کہ ملت اسلامیہ کو داخلی طور پر اس قدر منتشر کر دیا جائے تا کہ اسے بین الاقوامی سطح پر ہونے والی اسلام کش پالیسیوں کی طرف توجہ اور غور وفکر کرنے کا موقع ہی نہ مل سکے۔

دشمنانِ اسلام اپنے ان ناپاک اور خطرناک عزائم کی تکمیل کیلئے اسلامی ممالک کی سیاسی، انتظامی اور دینی جماعتوں کے ذریعہ مسلمانوں میں افتراق وتشتت پیدا کر کے اپنی مطلب براری کی کوشش کرتے ہیں۔

ہمارا پریس اس صورتحال سے ہرگز بے خبر نہیں بلکہ اکثر اخبارات ورسائل مختلف اوقات میں مسلمانوں کی شیرازہ بندی کیلئے اتفاق اتحاد اور اخوت ویکجہتی کے موضوعات پر قابلِ قدر مضامین شائع کرتے رہتے ہیں۔ نیز امریکہ اور یورپ کی اسلام دشمن پالیسیوں کو بھی بے

نقاب کرتے رہتے ہیں۔لیکن روزنامہ "مشرق" گزشتہ کچھ عرصہ سے فرقہ واریت پرمبنی مضامین شائع کررہا ہے۔جبکہ ۲۴ ستمبر ۱۹۹۹ء کو روزنامہ "مشرق" پشاور کے جمعۃ المبارک ایڈیشن میں ایک ایسا دل آزار مضمون شائع ہوا جس سے وطن عزیز کے دینی وروحانی طبقہ کو سخت صدمہ پہنچا۔اس میں مملکت خداداد پاکستان کے اکثریتی طبقے سواداعظم اہلسنت کے عقائد و معمولات کو ہدف تنقید بناتے ہوئے لکھا گیا کہ "یاشیخ عبدالقادر جیلانی شیأﷲ" شرک ہے۔اس قسم کے مضامین کی اشاعت سے دین کی تو کوئی خدمت نہیں ہوئی البتہ امریکہ کے نیوورلڈ آرڈر کی تعمیل یعنی امت محمدیہ ﷺ میں اختلافات کو ہوا دیکر پاکستان کو داخلی طور پر کمزور کرنے کا عندیہ ضرور ملتا ہے۔

کسی قوم کی اس سے بڑھ کر بدقسمتی اورحرماں نصیبی اور کیا ہوسکتی ہے کہ جن عظیم المرتبت ہستیوں نے کفروشرک اور گمراہی کے اندھیروں کو دور کیا،آج ان کا نام لینا "کھلا شرک" قرار دیا جائے حالانکہ ان ہستیوں کے متعلق آنے والی نسلوں کا رویہ از روئے قرآن جو ہونا چاہئے اس کا ذکر اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن مجید میں ان الفاظ کے ساتھ بیان فرمایا ہے

وَالَّذِيْنَ جَآءُ وْامِنْۢ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْلَنَاوَلِاِخْوَانِنَاالَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآاِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ؕ (سورہ حشر ۵۹:۱۰)

ترجمہ: اور وہ جو ان کے بعد آئے عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب ہمیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے اور ہمارے دل میں ایمان والوں کی طرف سے کینہ نہ رکھ اے ہمارے رب بیشک تو ہی نہایت مہربان رحم والا ہے۔

حضرت علامہ مولانا سید ابوالحسن علی ندوی اس آیت کریمہ کے ضمن میں لکھتے ہیں:

"اس آیت کا ہم سے مطالبہ یہ ہے کہ ہم سلف صالحین اور ایمان واحسان کے شعبہ کے امام وپیشرو بزرگوں کے بارے میں کوئی فیصلہ کرنے،ان کے بارے میں کوئی رائے قائم کرنے اور ان پر کسی قسم کا حکم لگانے میں احتیاط سے کام لیں

اوراس میں کسی عجلت اورجذباتیت کا مظاہرہ نہ کریں اور جب تک پوری طرح کسی مسئلہ کا اطمینان نہ ہوجائے اس پر قطعی حکم لگانے سے باز رہیں''۔(ابوالحسن علی ندوی،''ربانیہ لارہبانیہ''اردو ترجمہ''تزکیہ واحسان''ازمحمد الحسنی،مجلس نشریات اسلام کراچی،صفحہ ۱۰)

اوراللہ تبارک وتعالیٰ کاارشاد ہے کہ:

يَاۤيُّهَاالَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ جَآ ءَ كُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْۤا اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًاۢ بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ ط (سورہ الحجرات ۴۹:۶)

ترجمہ: اے ایمان والواگرکوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لائے تو تحقیق کرلوکہ کہیں کسی قوم کو بے جانے ایذا نہ دے بیٹھوپھر اپنے کئے پر پچھتاتے رہ جاؤ''۔

لیکن روزنامہ ''مشرق'' نے قرآن کریم کے ان واضح ارشادات کے باوجود بغیر تحقیق ''کھلاشرک'' کےعنوان سے جوکچھ شائع کیااس کی روسے گزشتہ ایک ہزار سال سے آج تک ''یاحضرت شیخ عبدالقادر جیلانی شیأ للہ ''کاورد کرنے والے جلیل القدر اولیاء اللہ،مشائخ عظام،علماء کرام اورعامۃ مسلمین مشرک ٹھہرے۔یہاں یہ حقیقت بھی مدنظر رہنی چاہیئے کہ علماء کرام فرماتے ہیں کہ اگرکسی کی طرف سے کسی دوسرے شخص پر کفریاشرک کاالزام عائد کیاجائے اورحقیقتاً اُس شخص میں کفروشرک نہ پایاجائے تو یہ کفر کہنے والے کی طرف لوٹ جاتا ہے گویادوسرے کوکافریامشرک کہنے والامشہور کرنے والاخودکافراورمشرک ہوجاتا ہے۔

روزنامہ ''مشرق'' کے اس عاقبت نا اندیشانہ مضمون پر حضرات علمائے اہلسنت سے استفتاءطلب کیا گیا ہے۔چنانچہ فوری طورپر پشاور کے تین جیدترین علماءاہل سنت کے فتاویٰ موصول ہوچکے ہیں۔ان میں سے ایک فتاویٰ مفتی سرحد علامۂ اجل حضرت علامہ مفتی خلیل الرحمٰن صاحب قادری نقشبندی گلوزئی پشاوراور دوسرا محسن اہلسنت مصنف کتب کثیرہ حضرت علامہ ظاہر شاہ صاحب مدین سوات کےرشحات قلم کانتیجہ ہے جواہلِ سنت واہل طریقت کے اصرار پر شائع کئے جارہے ہیں اور تیسرا علامہ محمد کمال عرف گل کمال مولوی صاحب سوڑیزئی پشاور کافتویٰ بھی شامل ہے جن سے شکوک وشبہات کے بادل چھٹ جائیں گےاورحقیقت

روزِ روشن کی طرح واضح ہو جائے گی۔ ملک کے دیگر حصوں سے ملنے والے فتاویٰ بھی طبع کروا کر قارئین کی خدمت میں پیش کئے جائیں گے، ان شاءاللہ۔

یہ فقیر بھی اس ضمن میں چند معروضات پیش کرتا ہے۔ اس سلسلہ میں قرآن کریم، احادیث مبارکہ اور علماء کرام کے ملفوظات وتحقیقات آپ کی نذر کی جارہی ہیں تا کہ آپ خود سچ وجھوٹ اور حق وباطل میں تمیز کرسکیں۔

سب سے پہلے تو اس ورد "یاحضرت شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاًللہ" کے معنی پر توجہ فرمائیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ "اے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اللہ تعالیٰ کے نام پر مجھے کچھ عطا فرمائیں"۔

اخبار لکھتا ہے کہ یہ ورد ختم غوثیہ میں پڑھا جاتا ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا کہ "ختم غوثیہ" کیا ہے؟ تو اہلِ طریقت بخوبی جانتے ہیں کہ یہ ختم غوثیہ قرآن کریم کی آیات مبارکہ، درود شریف اور اوراد وظائف کا مجموعہ ہے جو گزشتہ تقریباً ایک ہزار سال سے عرب وعجم کے مشائخ وعلماء کے ہاں پڑھا جارہا ہے۔ اور اسی میں یہ کلمہ مبارک بھی ہے جس پر موصوف کو اعتراض ہے کہ غوثِ اعظم سے کچھ مانگنا یا مدد طلب کرنا شرک ہے۔ تو آیئے پہلے قرآن کریم سے پوچھتے ہیں کہ کیا واقعی کسی مؤمن سے کچھ مانگنا یا مدد طلب کرنا شرک ہے؟

قرآن کریم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی انسانوں سے مدد طلب کرنے کا واقعہ اللہ تعالیٰ نے یوں بیان فرمایا:

قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ لِلْحَوَارِیّنَ مَنْ اَنْصَارِیْٓ

اِلَی اللہِ ط قَالَ الْحَوَارِیُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللہِ (الصف ۶۱:۱۴)

ترجمہ: عیسیٰ بن مریم نے حواریوں سے کہا تھا کون ہے جو اللہ کی طرف ہو کر میری مدد کریں۔ حواری بولے ہم دین خدا کے مددگار ہیں۔

سبحان اللہ! حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے پیروکاروں سے مدد طلب کر رہے ہیں۔ اگر انسان سے مدد طلب کرنا واقعی شرک ہے تو کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیسے پیغمبر نے شرک کیا، معاذ اللہ؟

اور پھر اس کے شرکیہ کلمات اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بھی نقل فرما دیئے حالانکہ قرآن تو کفرو شرک کو ختم کرنے کیلئے نازل کیا گیا ہے جبکہ اسی قرآن میں اللہ تعالیٰ نے خود مسلمانوں کو ایک دوسرے سے تعاون کرنے اور مدد کرنے کا حکم ان الفاظ میں دیا ہے:

وَ تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِ وَ التَّقْوىٰ ولا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ (المائدہ ۵ : ۲)

ترجمہ: اور نیکی اور پرہیز گاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ دو۔

جبکہ ایک اور مقام پر ایک دوسرے کی مدد کی ترغیب ان الفاظ میں دی گئی وَمَـالَـكُمْ لَا تَـنَاصَرُوْنَ (۳۷:۲۵)۔ اللہ تبارک وتعالیٰ خود بھی مؤمنوں کا مددگار ہے جس کا ذکر یوں فرمایا اللهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا (البقرہ: ۲۵۷) "اللہ تعالیٰ ان لوگوں کا مددگار ہے جو ایمان لائے"۔

اور مؤمن بھی آپس میں ایک دوسرے کے مددگار ہیں جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے:

والْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمؤْمِنٰتِ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءَ بَعْضٍ (التوبہ ۹:۷۱)

ترجمہ: اور مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں ایک دوسرے کے رفیق ہیں۔

ان آیاتِ کریمہ سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مؤمنوں کا ولی، کارساز، دوست اور مدد گار ہے اور مؤمن بھی آپس میں ایک دوسرے کے مددگار ہیں۔ البتہ اللہ تعالیٰ مدد کرنے میں کسی کا محتاج نہیں وہ بذاتِ مستقل اور حقیقی طور پر مدد کرنے والا ہے جبکہ اولیاء اللہ اس کی عطاء سے مجازی طور پر مؤمنوں کی مدد فرماتے ہیں۔

لہٰذا ثابت ہوا کہ اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے اولیاء کرام سے خصوصاً غوث اعظم دستگیر رضی اللہ عنہ سے مدد طلب کرتا ہے تو یہ جائز اور قرآن کی رُو سے عین ایمان ہے۔ اسی طرح احادیث مبارکہ میں بھی ایک دوسرے سے مدد لینے کی تلقین فرمائی گئی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اگر کوئی شخص صحرا یا جنگل میں پھنس جائے یا راستہ بھول جائے تو وہ بلند آواز سے پکارے یا عِبَادَ اللهِ اَعِيْنُوْنِیْ یعنی اے اللہ کے بندو میری مدد کرو (حصن حصین صفحہ ۲۰۲)۔ حضرت علامہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں کہ عباد اللہ سے ملائکہ یا مسلمان یا جن یا رجال الغیب یعنی ابدال (اولیاء

اللہ) مراد ہیں۔ نیز لکھتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے مسافروں کو اس کی سخت ضرورت ہے اور یہ عمل مجرب ہے۔ (شرح حصن حصین، از ملا علی قاری، بحوالہ "جاء الحق" مفتی احمد یار خان، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور، حصہ اوّل، صفحہ ۱۹۸)

حضرت شاہ عبدالعزیز محدثِ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر عزیزی میں تحریر فرماتے ہیں:

"باید فہمید کہ استعانت از غیر بوجہے کہ اعتماد باشد واورا عوانِ الٰہی نداند حرام است واگر التفات محض بجانب حق است واورا یکے از مظاہر عونِ الٰہی دانستہ و بکارخانہ اسبابی وحکمت اوتعالیٰ درآں نمودہ بغیر استعانت ظاہر نماید دور از عرفان نخواہد بود ودر شرع نیز جائز وروا است درانبیاء واولیاء ایں نوع استعانت تعبیر کردہ اند ودر حقیقت ایں نوع استعانت لغیر نیست بلکہ استعانت بحضرتِ حق است لا غیر"۔ (شاہ عبدالعزیز، تفسیر عزیزی، صفحہ ۲۰)

ترجمہ: جاننا چاہئے کہ غیر کی استعانت یعنی مدد پر بھروسہ رکھے اور اُسے استعانتِ الٰہی نہ جانے تو یہ حرام ہے لیکن توجہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف ہو اور اسے استعانت الٰہی کا مظہر اور اللہ تعالیٰ کی حکمت اور کارخانہ اسباب سمجھ کر اس سے ظاہری طور پر مدد مانگی تو یہ معرفت سے دور نہیں اور شریعت میں جائز اور درست ہے اور انبیاء و اولیاء سے مدد مانگنا اسی طرح کی استعانت ہے کیونکہ درحقیقت اس قسم کی استعانت غیر اللہ کی استعانت نہیں بلکہ یہ تو اللہ تعالیٰ ہی کی استعانت ہے"۔

اسی طرح "تفسیر عثمانی" جو مولانا محمود الحسن دیوبندی اور مولانا شبیر عثمانی دونوں کی مشترکہ کاوش ہے اس میں مولانا موصوف اِیَّاکَ نَسْتَعِیْن کے تحت لکھتے ہیں:

"اگر کسی مقبول بندہ کو واسطۂ رحمت الٰہی اور غیر مستقل سمجھ کر استعانت ظاہری اس سے کرے تو یہ جائز ہے کہ یہ استعانت درحقیقت حق تعالیٰ ہی کی استعانت ہے"

سبحان اللہ مسئلہ کو بالکل واضح فرما دیا۔ اب غور فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کو عرب و عجم میں جو مقبولیت عطا فرمائی ہے اس میں مُسلسل اضافہ ہوتا چلا آرہا ہے

لہٰذا اگر اس مقبول ترین ہستی سے استعانت طلب کی جائے تو یہ جائز ہے اور یہ درحقیقت حق تعالیٰ ہی کی استعانت ہے۔

حضرت شاہ عبدالعزیز ﷫ جو علمائے ہندوستان کے اُستاذ اور رہنما ہیں اپنی کتاب "بستان المحدثین" میں حضرت شیخ شہاب الدین ابوالعباس احمد المعروف شیخ زروق کے متعلق لکھتے ہیں:

"اُن کے مرتبہ کمال کو لکھنا تحریر و بیان سے باہر ہے۔ وہ متاخرین صوفیاء کرام کے اُن محققین میں سے ہیں جنہوں نے حقیقت و شریعت کو جمع کیا ہے اور بڑے بڑے علماء نے اُن کی شاگردی پر فخر و ناز کیا ہے۔ قصیدۂ جیلانیہ (غوثیہ) کی طرز پر ان کا ایک قصیدہ ہے جس کے بعض ابیات یہ ہیں

انا لمریدی جامع لشتاتہ

اذا ما سطیٰ جور الزمان بنکبتہ

یعنی میں اپنے مرید کی پریشان حالی کو تسلی دینے والا ہوں جب زمانہ نکبت و ادبار سے اُس پر حملہ آور ہو۔

وان کنت فی ضیق و کرب و وحشتہ

فنادیا زرّوق اٰتِ بسرعتہ

یعنی اگر تم کسی تنگی بے چینی اور وحشت میں ہو تو یا زرّوق کہہ کر پکارو میں فوراً آموجود ہوں گا۔

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی ﷫ کی تفسیر اور حدیث کی کتابوں سے آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ اولیاء اللہ کی استعانت غیر اللہ کی استعانت نہیں ہے بلکہ یہ تو اللہ تعالیٰ ہی کی استعانت ہے اور یہاں پر تو حضرت شیخ زرّوق کا جو یہ قول آپ نے نقل فرمایا تو سوچنے اور غور و فکر کرنے کا مقام ہے کہ کیا شیخ زرّوق جیسے عظیم المرتبت عالم، محدث، صوفی اور محقق لوگوں کو شرک کی تعلیم دے رہے

ہیں اور پھر شاہ عبدالعزیز صاحب اسے "بستان المحدثین" میں نقل کر کے اس شرک کو عام کر رہے ہیں؟ --- العیاذ باللہ

خرد کا نام جنوں پڑ گیا جنوں کا خرد جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

نیز حضور غوث الثقلین ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے اس کائنات میں جو تصرفات عطا فرما رکھے ہیں ان کے متعلق حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کے والد گرامی قدر حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"حضرت علی المرتضیٰ کے بعد اولیاء کرام اور اصحاب طریقت کا سلسلہ چلتا ہے ان میں سب سے زیادہ قوی الاثر بزرگ جنہوں نے راہ جذب کو باحسن وجوہ طے کر کے نسبت اویسی کی اصل کی طرف رجوع کیا اور اس میں نہایت کامیابی سے قدم رکھا وہ شیخ عبدالقادر جیلانی کی ذات گرامی ہے۔ اسی بناء پر آپکے متعلق کہا گیا ہے کہ موصوف اپنی قبر میں بھی زندوں کی طرح تصرف کرتے ہیں"۔

(شاہ ولی اللہ، ہمعات اردو ترجمہ محمد سرور، سندھ ساگر اکادمی، لاہور ۱۹۶۴ء، صفحہ ۱۲۷)

حضور غوثِ اعظم محبوب سبحانی ﷺ کی شان کا ذکر کرتے ہوئے شاہ ولی اللہ صاحب مزید تحریر فرماتے ہیں:

"آج اگر سالک کو کسی خاص روح سے مناسبت حاصل ہو جائے اور وہاں سے اُسے فیض پہنچے تو اس واقعہ کی اصل حقیقت غالباً یہ ہو گی کہ اُسے یہ فیض یا آنحضرت ﷺ کی نسبت سے حاصل ہوا یا امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی نسبت سے یا اسے یہ فیض حضرت غوث اعظم کی نسبت سے ملا"۔

(شاہ ولی اللہ، ہمعات اردو ترجمہ محمد سرور، سندھ ساگر اکادمی، لاہور ۱۹۶۴ء، صفحہ ۱۲۷)

گویا حضور غوث اعظم ﷺ کا فیض اب بھی مؤمنین کو پہنچ رہا ہے اور اللہ تعالیٰ نے انہیں ایسی قدرت عطا فرما رکھی ہے کہ وہ اپنے روضہ مبارک بغداد شریف سے زندوں کی طرح اپنے

مریدین ومتوسلین کی استعانت فرمارہے ہیں۔یہی نہیں بلکہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کو جو بے پایاں فضل وکرم،عنایات اور بخششوں سے نوازا اُن کو عام کرنے اور زیادہ سے زیادہ لوگوں کو مستفیض کرنے کیلئے آپ ﷺ نے فرمایا جسکے راوی حضرت شیخ ابوالحسن علی خباز ہیں۔وہ حضرت شیخ ابوالقاسم عمر بزاز سے روایت کرتے ہیں جسے حضرت ملا علی قاری ﷫ نے اپنی کتاب ''نزہتہ الخاطر الفاتر'' میں نقل فرمایا کہ

''من استغاث لِیْ فی کربةٍ کشفت عنه و من نادانی باسمی فی شدّة فُرجت عنه و من توسل بی الی الله فی حاجة قضیت''

ترجمہ: جو شخص مصیبت میں مجھ سے مدد مانگے تو اس کی مصیبت دُور ہوگی اور جو غم واندوہ کی شدت میں میرا نام لے کر مجھے پکارے تو اس سے وہ شدت اور تختی دُور ہو جائے گی اور جو شخص کسی حاجت کیلئے حق تعالیٰ کے حضور میرا وسیلہ پیش کرے تو اُس کی حاجت پوری ہوگی''۔

اب آپ تَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ — الخ اور مَالَکُمْ لَا تَنَاصَرُوْنَ والی آیاتِ ربانیہ کو سامنے رکھ کر آپ ﷺ کے اس فرمان کا جائزہ لیں تو معلوم ہوگا کہ یہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے عین مطابق ہے۔اور یہ بھی آپ جانتے ہیں کہ اولیاء اللہ کو اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے بہت محبت ہوتی ہے، وہ اِس کوشش میں رہتے ہیں کہ مخلوقِ خدا کی خدمت کریں اور اُن کے مصائب و مشکلات دور فرمائیں اور پھر حضور غوثِ اعظم ﷺ ولایت کبریٰ کے جس بلندترین مقام پر فائز ہیں اس کے پیش نظر آپ ﷺ کے قلب اطہر میں امت محمدیہ ﷺ کا جو درد موجود ہے اس کا اندازہ بھی آپ کے اس فرمانِ عالی سے بخوبی ہو سکتا ہے۔اب آخر میں حضرت امام غزالی ﷫ کے اس قول پر بھی توجہ مبذول فرمائیں، آپ فرماتے ہیں

''مَنْ یُسْتَمَدُّ فِیْ حَیَاتِهٖ یُسْتَمَدُّ بَعْدَ وَفَاتِهٖ'' (حاشیہ مشکوۃ المصابیح باب زیارت القبور)

ترجمہ: جس سے زندگی میں مدد مانگی جاسکتی ہے اس سے وفات کے بعد بھی مدد مانگی جاسکتی ہے۔

لہٰذا ثابت ہوا کہ حضور غوث اعظم ﷜ سے مدد مانگنا اب بھی جائز ہے اور اہلسنت واہلِ طریقت کا یہ ورد کہ ''یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ'' شرک ہرگز نہیں بلکہ ایمان کی نشانی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے اور ایسے گمراہ فرقوں سے محفوظ رکھے جو اولیاء اللہ کے فیوض و برکات، کرامات اور مکشوفات کے منکر ہیں۔

(فقیر) محمد امیر شاہ قادری گیلانی

یکہ توت پشاور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

استفتاء

کیافرماتے ہیں علمائے دین اسلام کہ ایک شخص جس نے اپنے نام کا اظہار نہیں کیا، کویا مالک اخبار کی طرف سے مندرجہ ذیل کفر کا فتویٰ دیا۔مہربانی فرما کر مندرجہ ذیل عبارت کے متعلق شریعت محمدیہ اسلامیہ کی روشنی میں واضح کیا جائے کہ یہ کلمہ پڑھنا واقعی شرک ہے یا لکھنے والا کی اہل سنت و جماعت دشمنی ہے؟

ہمارے ہاں اکثر یہ ختم شریف پڑھا جاتا ہے، مذہب اہل سنت و جماعت کی روشنی میں اس پر مفصل فتویٰ ارشادفرمائیں۔نیز جب اس کلمہ کے پڑھنے والے مشرک نہیں ہیں تو فتویٰ دینے والا کیا اس کے برعکس مرتکب شرک نہیں؟بینوا و توجروا

والسلام مع الاکرام

محمد امیر

محلّہ یکہ توت پشاور شہر

الجواب---- وھو الموفق للصواب

حضرت مولٰینا بالفضل اولٰینا شیخ الحدیث والقرآن مفتی سرحد جناب خلیل الرحمٰن صاحب قادری گلوزوی

نحمدہ ونصلی علٰی رسولہ الکریم

اما بعد---- بسم اللہ الرحمن الرحیم

استفتاء میں مضمون اخبار کی طرف سے جس کا عنوان ہے ''کھلاشرک'' جو اشارہ کیا گیا ہے میں نے نہایت غور کے ساتھ پڑھا جس سے حد درجہ دکھ اور صدمہ پہنچا۔ مقام صد افسوس ہے کہ کسی گمنام شخص بمصداق (نیم ملا خطرہ ایمان) نے مندرجہ مضمون مذکورہ کو اخبار میں چھپوایا اور لاکھوں مسلمانوں پر کفر وشرک کا فتوٰی جڑ دیا جو در حقیقت بہت بڑا ظلم ہے۔

یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ اُمت محمدیہ ﷺ کے عظیم المرتبت جید علماء کرام اولیاء اور مشائخ عظام وظیفہ ''یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ ''ختم شریف میں بھی اور علاوہ ختم شریف کے بھی پڑھتے چلے آرہے ہیں۔ مضمون نویس کا یہ جملہ کہ ''لوگوں میں ایک ختم مشہور ہے'' اس کی جہالت کی کھلی دلیل ہے کیونکہ اس ختم کی نسبت عام لوگوں کی طرف بالکل غلط ہے بلکہ یہ ختم تو چیدہ برگزیدہ علماء، صوفیاء اور مشائخ امت کے معمولات میں سے ہے پھر تعجب اور سوچنے کی بات تو یہ ہے کہ الفاظ مذکورہ یعنی یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ میں کفر وشرک کی کون سی بات ہے۔

مضمون نگار کے مضمون سے اہلسنّت و جماعت کے ساتھ عداوت اور دشمنی کی بو آتی ہے، بمصداق وعلٰی ابصارھم غشاوۃ یعنی آنکھوں پر تعصب کا پردہ پڑنے سے حق نظر آتا بھی کیسے؟ لہٰذا باطل خرافات اخبار میں چھاپ کر ہزاروں لاکھوں مسلمانوں کی دل آزاری کا مرتکب ہوا اور عند اللہ ماخوذ۔

جہاں تک "یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ" کا وظیفہ ہے تو اس میں نداء اور استغاثہ ہے اور اس کیلئے علماء امت رحمہم اللہ نے جواز کا حکم صادر فرمایا ہے۔ چنانچہ حضرت علامہ خیر الدین رملی رحمۃ اللہ علیہ استاذِ مصنف "دُرِّمختار" اپنے فتاویٰ خیریہ میں فرماتے ہیں:

سئل فی دمشق من الشیخ العمادی رحمت اللہ علیہ فیما اعتادہ السادۃ الصوفیۃ من حلق الذکر بالجھر فی المساجد بالجماعۃ ورثوا ذٰلک من آبائھم واجدادھم والصادرۃ من ذوی المعارف الالھیۃ کالقادریہ والسعدیہ و یقولون یا شیخ عبدالقادر الجیلانی و یا شیخ احمد الرفاعی شیئاً للہ، و نحو ذٰلک و یحصل لھم فی اثناء الذکر وجد عظیم، اجاب، بعد ما ذکر ان حقیقۃ ما علیہ الصوفیۃ لا ینکرھا الا کل نفس جاھل غبیۃ الی اخرہ (صفحہ ۱۲۸ ندا یا رسول اللہ)

ترجمہ: دمشق میں حضرت شیخ عمادی رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا گیا کہ سادات صوفیہ حضرات کی عادت ہے کہ وہ مساجد میں حلقہ ذکر بالجہر کرتے ہیں اور وہ ایسے ہی اپنے آباؤ اجداد سے کرتے چلے آئے ہیں جب کہ وہ بھی عارفین کاملین تھے اور سلسلہ قادریہ وسعدیہ کے مشائخ حضرات بھی ایسے ہی کرتے ہیں اور ساتھ یا شیخ عبدالقادر الجیلانی یا شیخ احمد الرفاعی شیئاً للہ وغیرہ وظیفہ پڑھتے ہیں اور ذکر کرتے ہیں اور اثناءِ ذکر میں بہت بڑا وجد کرتے ہیں۔

حضرت علامہ عمادی رحمۃ اللہ علیہ نے جواباً ارشاد فرمایا کہ صوفیا کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کا انکار کرنا جاہل اور غبی کا کام ہے۔ ذکر بالجہر کا حلقہ اور مساجد میں اشعار یعنی نعت اور قصائد پڑھنا جائز ہے اور یا شیخ عبدالقادر میں نداء ہے اور اس کے بعد شیئاً للہ کہنا بھی جائز ہے۔ اس کے قول کے منکر سے دھوکہ نہ کھانا چاہئے جیسے کہ وہابیہ نے اس کا معنی یہ نقل کیا ہے کہ اللہ کیلئے کچھ دو یعنی اللہ کو کچھ دو حالانکہ وہ کسی کا محتاج نہیں اور نہ وہ فقیر ہے ــــ نعوذ باللہ ــــ بلکہ اس کا معنی یہ ہے کہ مجھے فی سبیل اللہ کچھ دیدو اور یہ جائز اور معمول بہ ہے۔ اس کی نظیر قرآن کریم میں ہے

فَأَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهُ وَ لِلرَّسُولِ (سورہ انفال: ۴۱)

نوٹ: مزید تفصیل کیلئے علامہ نبہانی کی کتاب "استغاثۃ الخلق" صفحہ ۳۸ ملاحظہ کیجئے۔

اسی طرح "انوار الانتباہ" میں ہے کہ ایک سوال کے جواب میں حضرت علامہ خیر الدین رملی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے:

"و اما قولھم یا شیخ عبدالقادر فھو نداء و اذا اضیف الیه شیٔ اکراما ﷲ فما الموجب لحرمته (الٰی ان قال) و وجه — التکفیر بانه طلب شیء ﷲ و ھو جل وعلاغنی عن کل شیٔ و الکل محتاج الیه وھذا لا یختلج فی خاطر احد فانه ذکره تعالی التعظیم کما فی قوله تعالی (فان ﷲ خمسه) ومثله کثیر (فتاوٰی خیریه و حامدیه جلد ۲ صفحه ۲۸۲)

ترجمہ: اور مسلمانوں کا یا شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کہنا نداء ہے اور اس کے ساتھ شیئاً ﷲ کا اضافہ کیا جائے تو یہ اللہ تعالیٰ کی تعظیم و رضا کیلئے کسی شے کا مطالبہ ہے تو اس کے حرام ہونے کی کیا وجہ ہے بعض لوگ اس کو کفر قرار دینے کی وجہ یہ بتاتے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کیلئے کسی شے کا مطالبہ ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ ہر شے سے بے نیاز ہے اور سب اس کے محتاج ہیں اور یہ معنی و مطلب کسی کے تصور میں بھی نہیں آتا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ذکر تعظیم کیلئے ہے، جیسے کہ ارشاد ربانی ہے فَأَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهُ وَ لِلرَّسُولِ اور ایسی مثالیں بہت زیادہ ہیں۔

علامہ مفتی غلام سرور لاہوری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت خواجہ بہاؤالدین شاہ نقشبند قدس سرہ کی وفات کے وقت کا واقعہ اپنی کتاب "خزینۃ الاصفیاء" میں تحریر فرمایا کہ حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند قدس سرہ کی ذات بابرکات محتاج تعارف اسلئے نہیں کہ ان کی بزرگی اور عظمت شان کا ڈنکا ہندو پاک بلکہ تمام عالم اسلام میں بج رہا ہے۔ علامہ مفتی غلام سرور رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت خواجہ بہاؤالدین شاہ نقشبند قدس سرہ از عظمائی اولیاء و کبرائے خلفائے میر سید کلال است امام طریقت پیر حقیقت و مقتدائے شریعت پیشوائے اہل سنت والجماعت بود، کرامت

ولایت وخوارق درطفولیت ازوے بظہور آمدہ (خزینۃ الاصفیاء جلد۱، صفحہ ۵۴۸)

ترجمہ: حضرت خواجہ بہاؤالدین شاہ نقشبند قدس سرہ عظیم المرتبت اولیاء کبراء اور حضرت میر سید کلال قدس سرہ کے عظیم خلفاء میں سے تھے اور امام طریقت تھے، پیر حقیقت اور مقتدائے شریعت اور اہل سنت وجماعت کے پیشوا تھے ان کی بزرگی ولایت اور کرامات زمانہ طفولیت ہی میں ان سے ظاہر ہوتی تھیں۔ علامہ مفتی غلام سرور رحمۃ اللہ علیہ آنجناب کی بہت کرامات بیان کرنے کے بعد آخر میں فرماتے ہیں:

"نقل است کہ بوقت وفاتِ خود حضرت شاہ نقشبند قدس سرہ ہر دُو دست بدعا برداشت ودرحق ہمہ پیردان دعاخیر فرمود چوں دست مبارک بر روئے آورد نفس مبارک منقطع شد ونیز بوقت وفاتِ خود وصیت کرد کہ ہمراہ جنازۂ من کلمہ شہادت وکلام الٰہی نخوانند کہ بےادبی است البتہ یک بہ آواز بلند ولحن خوش ایں رباعی خواندہ باشد۔

مفلسا نیم آمدہ در کوئے تو شیئًا للہ از جمال روئے تو
دست بکشا جانب زنبیل ما آفریں بر دست وبر بازوئے تو"

(خزینۃ الاصفیا جلد۱، صفحہ ۵۵۱)

ترجمہ: روایت ہے کہ وفات کے وقت حضرت شاہ نقشبند قدس اللہ سرہ نے اپنے دونوں ہاتھ دعا کیلئے اٹھائے اور اپنے تمام پیروکاراور مریدوں کیلئے دعا خیر فرمائی۔ جب ہاتھ مبارک منہ پر پھیر چکے تو ساتھ ہی روح مبارک قفس عنصری سے پرواز کرگئی اور وفات کے وقت یہ وصیت بھی فرمائی تھی کہ ہمارے جنازہ کے ساتھ کلمہ شہادت اور قرآن کریم کی تلاوت نہ کی جائے کیونکہ یہ بےادبی ہے۔ البتہ ایک خوش آواز آدمی اونچی آواز کے ساتھ یہ رباعی پڑھتا جائے:

مفلسا نیم آمدہ در کوئے تو شیئًا للہ از جمال روئے تو
دست بکشا جانب زنبیل ما آفریں بر دست وبر بازوئے تو

تنبیہ: مقامِ غور ہے کہ حضرت خواجہ شاہ بہاؤالدین نقشبند قدس اللہ سرہ جواتنے بڑے بزرگ

عارف باللہ امام طریقت پیشوائے شریعت علوم ظاہری وباطنی سے مالامال مقتدائے امت تھے کیا انہیں یہ معلوم نہ ہوسکا کہ شیئاً للہ پڑھنا شرک ہے، اور آج کل کے گمنام نیم ملا خطرہ ایمان جو کفر وشرک کے تھیلے گلے میں لٹکائے پھرتے ہیں اور اہلسنت و جماعت کے ہر جائز کام پر کفر وشرک کے فتوے چسپاں کردیتے ہیں کو معلوم ہوگیا کہ شیئاً للہ پڑھنا شرک ہے۔۔۔ حاشا وکلا

بایں عقل و دانش بباید گریست

"تذکرۂ غوثیہ" میں ہے کہ "مخزن الاسرار" میں فرماتے ہیں جو شخص صدق دل سے قصیدۂ غوثیہ پڑھتا ہے حضرت محبوب سبحانی غوث الاعظم قدس اللہ سرہ کی روحانیت اس بلند مقام سے پڑھنے والے کی طرف متوجہ ہوتی ہے اور وہ جلد اپنی دلی مراد اور منزل مقصود کو پہنچ جاتا ہے آگے چل کر فرماتے ہیں کہ قصیدہ غوثیہ کا آسان طریقہ یہ ہے کہ چاند کی پہلی جمعرات کو دو رکعت نفل ادا کرے اور ہر رکعت میں بعد فاتحہ گیارہ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے پھر اس کا ثواب حضور پرنور ﷺ کی روح مبارک کو ہدیہ کرے اور تمام صحابہ کبار آل اطہار، چاریار اور خصوصاً روح پاک غوث صمدانی غوث الثقلین حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس اللہ سرہ کو بخش دے، پھر دس مرتبہ یہ درود پڑھے اللھم صل علی سیدنا محمدن النبی الامی وعلی الہ و اصحبہ و ولدہ الشیخ عبدالقادر الجیلانی شیئاً للہ وبارک وسلم پھر تین بار قصیدہ غوثیہ پڑھے، اس عمل سے بے شمار دنیوی، اخروی، ظاہری اور باطنی فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ (مخزن الاسرار، تذکرہ غوثیہ صفحہ ۲۰-۲۱)

حضرت مولانا عبدالحامد بدایونی رحمۃ اللہ علیہ "تصحیح العقائد" میں بحث یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ میں فرماتے ہیں: فقہ حنفیہ کی کتابوں میں فتاوی خیریہ معتبر اور صحیح کتاب ہے، اس میں ہے: اما قولھم یا شیخ عبدالقادر جیلانی فھو نداء و اذا اضیف الیه شیئاً للہ فھو طلب شیء اکراما للہ فما الموجب لحرمته (تصحیح العقائد صفحہ ۱۲۹)

ترجمہ: اہل اسلام کا قول یا شیخ عبدالقادر ایک نداء ہے اور جب اس کی طرف شیئاً للہ ملادیا

جائے تو وہ اکراماً للہ طلب شے ہے پس اس کے حرام ہونے کا کون سا موجب ہے۔

حضرت مولانا صوفی محمد غوث علیہ الرحمۃ مدراسی اپنی کتاب ''انتھار الخافر فی مناقب شیخ عبدالقادر'' میں فرماتے ہیں:

''وظیفہ یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ نیز از دعوات عظیمہ واسرار فخیمہ است در قضائے حاجات از مجربات و معمولاتِ شیوخ قادریہ است بلکہ در رسالہ غوثیہ و در رسالہ حقیقۃ الحقائق می آرد کہ وے رضی اللہ عنہ فرمودہ است اسمی کاسم الاعظم در تاثیر و انجاح حوائج ۔۔۔الخ (اظہار حق، صفحہ ۵۱)

ترجمہ: وظیفہ یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ دعوات عظیمہ میں سے ہے اور اسرار فخیمہ میں سے اور قضائے حاجات کیلئے مجرب ہے اور شیوخ قادریہ کے معمولات میں سے ہے بلکہ رسالہ غوثیہ اور رسالہ حقیقۃ الحقائق میں مرقوم ہے کہ حضرت غوث الاعظم قدس اللہ سرہ نے فرمایا کہ تاثیر اور حوائج پورے کرنے کیلئے میرا نام مثل اسم اعظم کے ہے۔

وضاحت: ان تمام مندرجہ بالا حوالہ جات سے یہ بات بخوبی واضح ہوگئی کہ وظیفہ یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ پڑھنا بلاشک وشبہ جائز ہے کیونکہ اس وظیفہ میں ندا ہے اور طلبِ شے ہے اکراماً للہ اور یہ دونوں باتیں جائز ہیں، شرعاً اس میں کوئی قباحت نہیں ہے، لامذہب اگر اس کو توڑ مروڑ کر غلط تشریح کریں تو اس کا کیا اعتبار ہے جبکہ بزرگانِ دین اولیاء کرام عرفا کاملین نے اس پر خود عمل کیا ہے۔ ''شواھد الحق'' صفحہ ۱۴۲ پر ہے:

''و سئل العلامہ الشھاب الرملی الشافعی رحمۃ اللہ علیہ عما یقع من العامۃ من قولھم عند الشدائد، یا شیخ فلان و نحو ذلک، فاجاب بان الاستغاثۃ بالانبیاء والمرسلین علیھم الصلوٰۃ والسلام و الاولیاء و العلماء والصلحین جائزۃ ۔۔۔ الی اٰخرۃ''

ترجمہ: علامہ شہاب رملی شافعی سے پوچھا گیا اس بارے میں کہ عام لوگ شدائد و مصائب کے وقت یا شیخ فلان کہہ کر ان سے استغاثہ کرتے ہیں تو انہوں نے جواب میں کہا کہ انبیاء علیہم

السلام ومرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام اوراولیاءعلماءاورصالحین سے شدائد ومصائب میں استغاثہ کرنا جائز ہے۔(پوری تفصیل کیلئے "شواہدالحق" کامطالعہ کریں)۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ حضرت شیخ محمد غوث گوالیاری رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب (جواہرخمسہ) کاورد کیا کرتے اورانہوں نے اس کی اجازت اپنے استادعلم حدیث مولانا ابو طاہرمدنی رحمۃ اللہ علیہ اورشیخ محمد سعیدلاہوری رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کی تھی اوراس لحاظ سے شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کی تھی،اوراس لحاظ سے شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ اُن اعمال کے عامل تھے،اوراسی (جواہرخمسہ)میں یہ عمل بھی ہے۔(الانتباہ فی سلاسل اولیاءاللہ صفحہ ۱۳۸)

نادعلیا مظھر العجائب تجدہ عونا لک فی النوائب کل

ھم و غم سینجلی بولایتک یا علی یا علی یا علی (راہ حق صفحہ ۴۹)

ترجمہ: پکارعلی کوجن کی ذات مظہر عجائب ہے،جب تو انہیں پکارے گاتو انہیں مصائب وافکار میں اپنامددگار پائے گا،پریشانی اورغم بھی دورہوتا ہے آپ کی مدد سے ---- یاعلی یاعلی یاعلی!

وضاحت: اب تو نیم ملاخطرہ ایمان کی آنکھیں کھل جانی چاہئیں کیونکہ شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کوئی معمولی آدمی نہیں بلکہ تمام ہندوپاک کےعوام تو کیاعلماء کےبھی مستندمقتداءہیں۔

اب منکرین کے چنداکابرین کااستغاثہ ملاحظہ ہو

یا شفیع العباد خذ بیدی	انت فی الاضطرار معتمدی
دستگیری کیجئے میرے نبی	کشمکش میں تم ہی ہو، میرے نبی
لیس لی ملجاء سواک اغث	مسنی الضر سید سندی
جز تمہارے ہے کہاں میری پناہ	فوجِ کلفت مجھ پہ آ غالب ہوئی
غشنی الدھر یا ابن عبداللہ	کن مغیثا فانت لی مددی
ابن عبداللہ زمانہ ہے خلاف	اے میرے مولا خبر لیجئے میری
یا رسول اللہ بابک لی	من غمام الغموم ملتحدی
میں ہوں بس اور آپ کا در یا رسول	ابر غم گھیرے نہ پھر مجھ کو کبھی

(نشرالطیب فی ذکرالنبی الحبیب لمولانا اشرف علی تھانوی،صفحہ ۱۹۴)

یہ تو تھا استغاثہ مولانا اشرف علی تھانوی کا دربارِ رسول اللہ ﷺ میں اور یہ فریاد ملاحظہ کریں مولانا موصوف کی جوانہوں نے ایک مراسلہ میں اپنے پیر صاحب کی بارگاہ میں کی ہے:

یا مرشدی، موئلی یا مفرزی　　یا ملجائی فی مبدئی و معادی

ترجمہ: اے میرے مرشد، اے میرے مولا، اے میری وحشت کے انیس اور اے میری دنیا و آخرت میں جائے پناہ۔

ارحم علی یا غیاث فلیس لی　　کهفی سواء حبیکم من زادی

ترجمہ: اے میرے فریاد رس مجھ پر ترس کھاؤ کیونکہ میں حب کے سوا کوئی زادِ راہ نہیں رکھتا۔

یا سیدی لله شیئًا انه　　انتم لی المجدی و انی جادی

ترجمہ: اے میرے سردار اللہ کیلئے کچھ عطا کیجئے، آپ میرے معطی ہیں اور میں آپ کا سوالی ہوں۔ (تذکرۃ الرشید صفحہ ۱۱۴)

اب تو منکرین کی تسلی ہو گئی ہو گی، اگر نہیں ہوئی تو انصاف سے کام لے کر اپنے مقتداؤں میں طرف بھی کفر و شرک کے دو ایک فتوے روانہ کر دیں۔ کیونکہ کسی قادری صاحب کے اس قول میں یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئًا لله اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کے اس قول میں یا سیدی لله شیئًا انه — الخ۔ میں کوئی فرق نہیں ہے

ہوا ہے مدعی کا فیصلہ اچھا میرے حق میں
زلیخا نے کیا خود چاک دامن ماہِ کنعاں کا

خلاصہ یہ ہے کہ ملا علی قاری، امام عبداللہ بن اسعد یافعی مکی اور شیخ محقق دہلوی رحمہم اللہ تعالیٰ نے وظیفہ یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئًا لله کو جائز فرمایا ہے اور اسی وجہ سے بڑے بڑے مشائخ عظام صلوٰۃ غوثیہ پڑھتے رہے ہیں اور بعد صلوٰۃ غوثیہ گیارہ قدم بغداد شریف کی طرف چلتے ہوئے شیخ جونداء کرتے رہے اور یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئًا

للہ کا وظیفہ پڑھتے رہے اور پڑھتے رہیں گے۔

رہے گا یوں ہی ان کا چرچا رہے گا
پڑے خاک ہو جائیں جل جانے والے

ان اکابرین کے علاوہ اسی طرح حضرت محمد معصوم خلیفہ وفرزند ثالث حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی اور حضرت مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور حضرت مولانا شاہ غلام علی صاحب دہلوی (خلیفہ حضرت مرزا مظہر جانِ جاناں) اور حضرت مولانا دستگیر صاحب قصوری رحمہم اللہ تعالیٰ ان کے علاوہ دیگر بزرگانِ دین وظیفہ یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ کو پڑھتے اور پڑھنے کو جائز فرماتے مگر کسی نے شرک کا فتویٰ نہیں دیا بلکہ اس وظیفہ کے متعلق خود مخالفین کے پیشوا حضرت مولانا اشرف علی تھانوی فرماتے ہیں:

''صحیح العقیدہ، سلیم الفہم کیلئے جواز کی گنجائش ہو سکتی ہے''۔(فتاویٰ امدادیہ صفحہ ۹۴)

اسی طرح مولانا رشید احمد گنگوہی صاحب فرماتے ہیں:

''اور اس عقیدہ سے پڑھنا کہ شیخ کو اللہ تعالیٰ اطلاع کر دیتا ہے اور باذنہٖ تعالیٰ شیخ حاجت براری کر دیتے ہیں، یہ بھی شرک نہ ہوگا۔ باقی مومن کی نسبت بدظن ہونا بھی معصیت ہے''۔(فتاویٰ رشیدیہ، صفحہ ۴)

ان تمام حوالوں کا ماحصل یہ ہوا کہ یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ کا پڑھنا بلا شک وشبہ شرعاً جائز اور باعث فوائد کثیرہ ہے اور یہی وجہ ہے کہ اکابر بزرگانِ دین، مشائخ عظام، صوفیاء کرام اس وظیفہ کو اپنا معمول بنا کر پڑھتے رہے ہیں اور علماءِ حقانی اس کے پڑھنے کو جائز قرار دے چکے ہیں اسلئے کہ اس وظیفہ میں کفر وشرک کا شائبہ تک نہیں بلکہ دنیوی اور اخروی فوائد کثیرہ سے پُر ہے۔ بلکہ مخالفین کے اکابر مقتدا بھی اس کے پڑھنے کے مخالف نہیں ہیں تو پھر اس زمانہ میں اگر کوئی نیم ملا خطرہ ایمان یا جعلی اسناد حاصل کردہ خود ساختہ ملا سادہ لوح اور سچے مسلمانوں پر کفر وشرک کا فتویٰ جڑ دے تو اس کی یہ بدبختی اور شقاوت نہیں تو اور کیا

ہے جبکہ اس کو اتنا بھی معلوم نہیں کہ کسی مسلمان کو کافر و مشرک کہنے سے کہنے والا خود کافر و مشرک ہو جاتا ہے اور یہ حضور ﷺ کی حدیث شریف ہے جو لا مخفی عن العلماء ہے۔ لہٰذا مفتی اخبار کو فوراً توبتائب ہو کر آئندہ ایسے فتوؤں سے گریز کرنا چاہئے۔

ما ضر شمس الضحی بالافق طالعة ان لا یریٰ ضوءها من لیس ذالبصر

بخوفِ طوالت جواب میں اختصار سے کام لیا گیا ہے۔

نوٹ:

''اس نداء یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ پر بندہ کا استفتاء پندرہ روزہ ''الحسن'' پشاور کے شمارہ نمبر ۴۹ میں چھپا ہے، تفصیل کیلئے ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔''

الجواب

ازحضرت مولینا بالفضل اولینا مصنف کتب کثیرہ حضرت مفتی میاں ظاہرشاہ صاحب مدظلہ (مدین سوات)

الجواب بعون الوهاب: یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ کا پڑھنا اورورد کرنا نہ شریعت مطہرہ میں حرام ہے اورنہ مکروہ بلکہ معمولات اسلامیہ اورمعمولات مشائخ کرام ہے۔ فقیر کی نظر سے روزنامہ "مشرق" پشاورمذہبی ایڈیشن ۲۴ ستمبر ۱۹۹۹ء کا وہ کالم جس کا عنوان "کھلا شرک" ہے، جس میں درج ہے کہ لوگوں میں ایک ختم مشہور ہے جس میں یہ کلمہ پڑھا جاتا ہے "یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیاءللہ" یہ شرک ہے۔نیز "کسی کا طفیل یا وسیلہ پکڑنا فضیلت والے تین زمانوں اورآئمہ اربعہ سے صریح طریقہ سے ثابت نہیں"۔

یہ عبارت باطل ہے مندرجہ ذیل دلائل سے کہ یہ کس آیت شریف یا حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ شرک یا اس کے پیارے حبیب پاک ﷺ نے فرمایا ہوتو یہ دین میں جرأت کرنا اوراپنے آپ کوشارع بنانے کے برابر ہے جو کہ صریح کفر ہے کیونکہ حلال وحرام کے حکم کا حق صرف اللہ تعالیٰ اوراس کے پیارے حبیب ﷺ کوحاصل ہے اوریہ کسی جگہ نہیں بلکہ یہ آئمہ کرام کے متبعین اورصوفیائے کرام سے ثابت ہیں۔ہندوستان کے مشہور محدث شاہ ولی اللہ "الانتباہ فی سلاسل الاولیاء" میں لکھتے ہیں:

"بعض اصحاب قادریہ برائے حصولِ مہمات ختم بایں طورمیکند، اول دورکعت نفل میخوانند بعدازاں یکصد ویازدہ باردرود میخوانند بعدازاں یکصد ویازدہ بارکلمہ تمجید ویازدہ بار شیئاً للہ یا شیخ عبدالقادر جیلانی و یکمرتبہ سورۃ یسین می خوانند وازخدائی تعالیٰ طلب حاجت می خواہند"۔

ترجمہ: بعض اصحاب قادریہ برائے حصولِ مہمات اس طرح ختم کرتے ہیں کہ اول دو رکعت نفل پڑھتے ہیں پھر ایک سو گیارہ بار درود، پھر ایک سو گیارہ بار کلمہ تمجید، پھر گیارہ بار شیئاً للہ یا شیخ عبدالقادر جیلانی پھر ایک بار سورۃ یٰسین پڑھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجات طلب کرتے ہیں۔

حضرت شاہ ولی اللہ پر بھی یہ کفر کا فتویٰ صادر ہوا اور تمام قادریہ بزرگان دین پر بھی کیونکہ یہ ان کے معمولات میں شامل ہیں۔

مولانا عبدالحیٰ صاحب نے "تذکرۃ الراشد" میں لکھا ہے:

"ویجوزون الوظیفۃ بیا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ و نحو ذٰلک جزما و یصوحون بہ نثرا و نظمًا"

ترجمہ: یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ وظیفہ کو قادری حضرات جائز مانتے ہیں، وغیرہ۔ حتیٰ نظم ونثر میں اس کے جواز کی تشریح موجود ہے۔

شرح جامی کے مصنف نے "نفحات الانس" میں لکھا ہے:

"درویشے چند بار گفت شیئاً للہ و این ولی کامل بود"

ترجمہ: ایک فقیر نے چند بار یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ کہا اور یہ ولی کامل تھا۔

اب اس محقق مفتی نے ان دو مقتداء علماء یعنی مولانا عبدالحیٰ صاحب اور مولانا جامی کو بھی اسلام سے نکال دیا، یہ کیسا محقق مفتی ہے کہ اس کی تحقیق کی کوئی نہیں بچا۔

کھڑی شریف کے سجادہ نشین حضرت غوث الزمان میاں محمد صاحب "ہدایت المسلمین" میں اپنے منظوم کلام میں یوں فرمایا ہے

شیئاً للہ جائز کیتا عالم مدنی مکیاں
نال حدیث نبی دے لایا انہاں دلیلاں پکیاں
شیئاً للہ شیئاً للہ یا شاہ عبدالقادر
اک سو وارے پڑھنا سارے ہوئے صادر

عبدالحق دہلی کہندے سن مریداں
اے ہزار پڑھو ایہہ کلمہ ہر دن نال تکیداں

افغانستان کے مقتدر علماء کی مصدقہ و مسلمہ کتاب "تقویم الدین" میں لکھتے ہیں:

"لاندہبیان گویند کہ ندائے مذکور عبث است ونیز عبث و بے فائدہ است ایں ندا کہ یا علی مدد کن ویا شیخ عبدالقادر جیلانی مدد کن زیرا کہ شنید آوازے مسافت از اینجا تا نجف اشرف یا بغداد شریف مثلاً معنی ندارد جواب آن کہ بعض از کراماتِ اولیاء کرام شنیدن است از دور و اطلاع است بر مغیبات چناں چہ دربیانِ کرامت امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ گزشت"۔ (تقویم الدین، صفحہ ۱۷۵)

روزنامہ "مشرق" والے مفتی کے فتویٰ کی رُو سے تمام افغانستان کے عوام تو چھوڑ دو علماء مسلمہ بھی شرک وکفر کے نرغہ میں آ ئے۔ صاحب "ایقاظ الحواس فیما قال بعض الناس" لکھتے ہیں:

"فھذا المعنٰی لا شک فی جوازہ عند اھل السنت و طلب الشئ باسم اللہ تعالٰی لا یمنع قال اللہ تعالٰی و اتقوا اللہ الذی تسألون بہ والارحام"

ترجمہ: اس کے معنی کے جواز میں کوئی شک نہیں اہلسنّت کے نزدیک اور اللہ کے نام سے کوئی چیز طلب کرنا منع نہیں اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ سے ڈرو جس کا واسطہ دے کر لوگوں سے سوال کرتے ہو اور صلہ رحمی کا۔

"کلیاتِ امدادیہ" میں ہے:

"شیخ العرب والعجم حاجی امداداللہ مہاجر مکی نے کلمہ یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ کی مشروط طور پر پڑھنے کی اجازت دے دی۔

مولانا اشرف علی تھانوی دیوبندی اپنے پیرومرشد کی بارگاہ عالیہ میں یوں قصیدہ خواں ہیں:

یا سیدی للہ شیئاً انتم لی مجدی و انی جادی

ترجمہ: میرے سردار خدا کا واسطہ کچھ دیجئے، آپ میرے بڑے ہیں اور میں سوالی ہوں للہ۔ (تذکرۃ الرشید صفحہ ۱۱۴)۔

اب مولوی اشرف علی تھانوی بھی اس فتویٰ سے نہیں بچے۔

پیر طریقت حضرت گولڑوی سرکار نے اس قول کا جواز دیا ہے جس کو صاحب "مہر منیر" نے نقل کیا ہے۔ حضرت مولانا حافظ سید احمد صاحب سرور "الخاطر الفاتر فی نداء یا شیخ عبدالقادر" کتاب لکھی ہے اور اس میں کافی مضبوط شواہد درج کئے ہیں۔

"اقتباس الانوار" میں شیخ محمد اکرم قدسی نے مؤکلات کے ساتھ یہ قول نقل کیا ہے "یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ مؤکات کا ساتھ ہے ہے کہ یا رتمائیل یا طاطائیل یا لومائیل بحق شیخ عبدالقادر شیئاً للہ اس اسم مبارک کو دونوں طریقوں پس اگر حق تعالیٰ کی محبت کیلئے پڑھتا ہے تو ہمزہ کے ضمہ کے ساتھ پڑھے، اگر دفع اعداء کیلئے مطلوب ہے تو ہمزہ کی زیر پڑھے"۔

(اقتباس الانوار، صفحہ ۲۰۰)

"فوائد عثمانیہ" میں سید محمد اکبر علی شاہ دہولی اپنے پیر خواجہ عثمان صاحب کے متعلق لکھتے ہیں:

"حالانکہ یہی خواجہ عثمان صاحب جو حسین علی واں بھچراں میاں والی کا استاد و مرشد ہے اور اب بھی غلام اللہ خان اور محمد طاہر پنج پیر کے استادوں میں خواجہ عثمان کا نام درج ہے۔ ایک دن یہ خادم اپنے پیرو کے دربار میں حاضر ہوا تو قبلہ پیر صاحب نے فرمایا کہ ایک دفعہ جناب حضرت لعل شاہ صاحب بیت اللہ شریف کے حج کیلئے تشریف لے گئے تھے کہ مدینہ پاک میں ایک گروپ درویش بمع ان کے پیر کو دیکھا کہ انہوں نے حلقہ بنایا ہے اور یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ پڑھتے اور ان کے پیر کسی ایک مرید کو نگاہ یعنی توجہ کرنے کا حق کا ضرب لگاتے پھر اس طرح دیکھتے اور کسی دوسرے مرید کو توجہ کرتے اور وہ ضرب لگاتے میں نے کہا یہ قادری طریقہ کے لوگ تھے"۔

اب مفتیٔ روزنامہ 'مشرق' خواجہ عثمان پر کیافتوئی لگائیں گے؟ حضرت مولانا صوفی غوب صاحب مدراسی نے اپنی کتاب ''انہار المفاخر فی مناقب شیخ عبدالقادر'' نامی کتاب تالیف کی ہےاوراس میں یہی وظیفہ نقل کیا ہے۔

انورشاہ کشمیری نے ''فیض الباری'' میں لکھا ہے:

" و اعلم ان الوظيفة المشورة يا شيخ عبدالقادر جيلاني شيًا لله ان حملنا ها على الجواز فلا ريب (فیض الباری جلد ۱، صفحہ ۳۰۰)

ترجمہ: جان لوکہ وظیفہ مشہوریا شیخ عبدالقادر جیلانی شیًا لله کواگر ہم جواز پرحمل کریں تو اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ جائز ہے۔

طبقاتِ حسامیہ میں اسی وظیفہ کا جوازنقل کیا ہے۔علامہ شیخ حسین مکی نے ''کشط الاہاب'' میں بھی اس کا جوازنقل کیا ہے۔رشیداحمد گوگوہی سے اس مسئلہ کے متعلق پوچھا گیاتو اس نے جواب دیا

''اس کا پڑھنا شرک اس وقت ہ کہ شیخ کوعالم الغیب ومتصرف مستقل جانے جو اس لفظ میں برکت واثر جان کر پڑھے تو بعض مشائخ قادریہ کا معمول ہے ایسے پڑھنے پر نہ تکفیر ہو سکے نہ تفسیق'' (فتاویٰ رشیدیہ)

اب ہم کوبھی یہ حق حاصل ہے کہ روزنامہ 'مشرق' کےاس مفتی سے پوچھیں کہ آپ زیر اثر دیوبند کے علماء سے ہیں اوران دیوبندی علماء پر کیافتوئی لگائیں گے؟ اللہ تعالیٰ ایسے جاہل مفتیان سے اپنی پناہ میں رکھے۔

مولاناحسرت مولانی نے فرمایا ہے

دستگیری کاطلبگارہوں شیئاً لله   میربغداد میں لاچارہوں شیئاً لله

اب مولاناحسرت موہانی پر کیافتوئی دو گے؟

''قلادۃ الجواہرفی ذکرغوث الرفاعی واتباع الاکابر'' میں سیدمحمد رفاعی لکھتے ہیں:

''یاحرف ندا ہے جب کہ مخلوق مخلوق کوپکارتے تو اس کی عبادت نہیں کی جاتی

کیونکہ معبود شرع میں ایک ہے، کئی نہیں"۔

آگے لکھتے ہیں:

"مخلوق کا مخلوق کو نداء کرنا جائز ہے خواہ وہ حاضر ہوا غائب اگر چہ وہ مردہ کیوں نہ ہوں فیجوز نداء المخلوق للمخلوق سوآء کان حاضرًا و غائبًا و لو میتًا (قلادۃ الجواہر صفحہ ۲۴۲)۔

حضرت شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی نے "ضرب الاقدام" میں لکھا ہے کہ

"ایک دفعہ فقیر کشتی میں سفر کر رہا تھا، ایک فقیر کو میں نے دیکھا کہ ان کلمات پر مشغول ہے: یا گیلانی شیئاً للہ یا جیلانی شیئاً للہ یا شیخ عبدالقادر شیئاً للہ اور شاہ ابو المعالی اور دوسرے مشائخ اس اسم مبارک کو ہزار بار پڑھنے کی وصیت کرتے تھے"۔

ہندوستان کے نامور محدث نے یہ واقعہ نقل کیا اور اس پر فتویٰ نہیں لگایا بلکہ فرمایا کہ شاہ ابو المعالی اور دوسرے مشائخ اس وظیفہ کو ہزار بار پڑھنے کی تلقین کرتے تھے۔ حضرت مولانا محمد صادق شہابی "مناقب غوثیہ" میں لکھتے ہیں:

"پس پائے باز گردد بر مصلی بعید یک ہزار و یک صد ویازدہ نام حضرت پیر دستگیر، سلطان الاولیاء، غوث الثقلین بگوید یعنی یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ بعدہ حاجت را عرض کند"۔

حضرت مولانا حافظ شاہ محمد علی انور قلندر نے ایک ضخیم کتاب دو جلدوں میں غوث الاعظم کے مناقب میں لکھی ہے اس میں وظیفہ یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ کے جواز کے متعلق تحقیق درج ہے (الدرر المنظم فی مناقب غوث الاعظم)۔

قدوۃ العارفین حضرت خواجہ پیر ثناءاللہ خراباتی "تحفۃ القادریہ" میں فرماتے ہیں

شیئاً للہ شیئاً للہ شد مرا ورد زبان شیئاً للہ کن مرا آزاد از رنج و بلا

اس پر کیا فتویٰ لگاؤ گے؟

حضرت بیدم وارثی اپنی کتاب "مصحف بیدم" میں فرماتے ہیں

جان پر بن گئی، اب آیئے شیئاً للہ مشکل آساں میری فرمایئے شیئاً للہ

پیرطریقت مفکر خلافت محدث ہزاروی فرماتے ہیں:

یا غوث العالم قطب دوراں عبد القادر شیئاً للہ

سیدغلام علی قادری نے "الدرالدارین فی مناقب غوث الثقلین" میں یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ کا جواز نقل کیا ہے۔ مشہور مؤرخ شریف احمد شرافت نوشاہی "شریف التواریخ" میں حضرت سید ابو المنصور صفی الدین عبدالسلام صوفی گیلانی جن کی وفات ۶۱۱ہجری میں ہوئی لکھتے ہیں:

"آپ کو ناف کے نیچے درد شروع ہوا اور ساعت بساعت بڑھتا گیا، اس وقت یہ کلمہ آپ کی زبان پر جاری تھا: یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ مدد کن باذن اللہ (شریف التواریخ، جلد، صفحہ ۷۸۲)۔

قاضی عبیداللہ مدراسی لکھتے ہیں:

"امام العلماء قاضی الملک بدرالدولہ مرحوم نثرالجواہر میں فرماتے ہیں یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ بڑی دعوت ہے اور حاجب برآری میں مجرب ہے"۔

کہاں تک دلائل اور حوالہ جات کو نقل کرتا رہوں، اگر کسی کو اس مسئلہ کے متعلق مزید معلومات درکار ہوں تو فقیر کی تالیف "غوث کائنات" کا مطالعہ کریں۔

اب مزید "کھلا شرک" میں دوسرا جملہ یہ درج ہے کہ کسی کے طفیل یا وسیلہ پکڑنا فضیلت والے زمانوں میں نہیں تھا تو اس کے متعلق اتنا عرض ہے ہے جب قرآن مقدس موجود ہے کہ وابتغوا الیه والوسیلة تو پھر دوسری کون سی دلیل کی ضرورت پڑتی ہے۔ اگر وہ یہ کہے کہ اس وسیلہ سے ذوات فاضلہ مراد نہیں صرف اعمال صالحہ مراد ہے تو یہ بات اسلئے غلط ہے کہ یہ قید اللہ نے نہیں لگائی ورنہ وہ فرماتے کہ وابتغوا الیه الوسیلة بالاعمال الصلحة لا

بالذوات الفاضلة تو اپنے گھر سے یہ قید لگانا کفر سے بھی کم نہیں کیونکہ مطلق کو مقید بنایا حالانکہ فرد واحد سے مطلق مقید نہیں ہوسکتا۔

قرآن مقدس کی اس آیت مبارک کہ مولانا عبدالحیٔ صاحب نے شرح وقایہ کے فیقول المتوسل الی اللہ عبیداللہ بن مسعود بن تاج الشریعت کے حاشیہ میں لکھتے ہیں:

"دلت الأیات والاحادیث بان التوسل بالذوات الفاضلة والاعمال الصالحه جائز"

اب مولانا عبدالحیٔ صاحب لکھنوی اور صاحب مختصر و شروح الوقایہ کے مؤلفین بھی مشرک بنے ــــــ العیاذ باللہ۔

اگر کسی کو زیادہ شوق ہو تو مسئلہ وسیلہ کے متعلق امام یوسف النبہانی کی تالیف "شواہد الحق" کا مطالعہ کرے، اس کتاب میں اس مسئلہ پر بسط سے دلائل اور شواہد موجود ہیں۔

احادیث نبویہ میں بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے توسل مروی ہے خصوصاً جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی والدہ ماجدہ فوت ہوگئیں تو آپ قبر کے کھودنے کے وقت موجود تھے اور پھر قبر میں لیٹ کر فاطمہ بنت اسد کیلئے دعا کی اور اس دعا میں بحق نبی و بحق انبیاء من قبلی کے الفاظ موجود ہیں۔

حرم شریف کے مفتی سید احمد زینی دحلان کی تالیف "الدرر السنیہ" میں بھی کافی دلیل موجود ہیں اور موجودہ مالکی مفتی محمد مالکی جواب بھی حیات کی کتاب "المفاہیم" بھی لاجواب کتاب ہے۔

هذا عندی واللہ و رسوله اعلم

مولانا محمد کمال عرف گل کمال

(ساکن سوریزئی پشاور)

الجواب بعون اللہ الوھاب

یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاللہ کا پڑھنا اور ورد کرنا نہ شریعت مطہرہ میں حرام اور نہ مکروہ ہے بلکہ معمولاتِ اسلامیہ اور معمولاتِ مشائخ کرام کے ہیں۔فقیر کی نظر سے روزنامہ "مشرق" پشاور مذہبی ایڈیشن مورخہ ۲۴ جون ۱۹۹۹ء کا وہ کالم جس کا عنوان ہے "کھلا شرک" گزرا۔اس میں مذکورہ بالا کلمہ کو شرک کہا ہے،اخبار والے نے صریحا زیادتی کی ہے۔ کلمہ سلسلہ عالیہ قادریہ کے مشائخ نے پڑھا ہے اور معمولات میں لایا ہے،جائز ہے۔